Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۳۰ صفر ۱۳۹۳ھ ۵ شہادت ۱۳۵۲ ہش ۵ اپریل ۱۹۷۳ء | نمبر ۷۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۴ شہادت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۴ شہادت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں، کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل صحت عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔

آمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صدیقی فطرت رکھنے والے لوگ نشان یا معجزہ طلب کرنے کو ہتک شان سمجھتے ہیں

اصل چیز جو ہر وقت پیش نظر رہنی چاہیئے حسن انجام کی ضرورت ہے،

حضورؑ کی مجلس میں ذکر آیا کہ بعض لوگ بیعت کے خطوط بھیجتے ہیں تو ان میں درج ہوتا ہے کہ ہمارا فلاں کام ہو جاوے یا اس قدر روپیہ مل جاوے تو بیعت کریں گے۔ اس پر فرمایا :۔

"ایسی شرائط والے ہمیشہ محروم رہتے ہیں۔ صدیقی فطرت والے تو کسی نشان یا معجزہ کا طلب کرنا اپنی ہتک شان سمجھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کونسے نشان دیکھے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ عرب کی موجودہ حالت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ کوئی مصلح آوے۔ اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ کیا تو آپؐ کے اخلاق اور آپؐ کی راستبازی ہی ایک عظیم الشان معجزہ اُن کے واسطے ہوگئی۔ اور انہوں نے دعویٰ کے سنتے ہی قبول کر لیا۔ ایسے لوگوں کے لئے کسی نشان کی حاجت نہیں ہوتی۔ جو لوگ اس قسم کے شرائط پیش کرتے ہیں کہ اس قدر آمدنی ہو جاوے تو ایمان لائیں گے، وہ گویا یہ سمجھتے ہیں کہ ایمان لا کر اللہ تعالیٰ پر یا اُس کے رسولؐ پر احسان کرتے ہیں۔ وہ احمق نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو اُن کی پرواہ کیا ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ہدایت کی راہ ان کو بتائی اور اپنے مامور کو ہدایت کے واسطے بھیجا۔ . . . . .

ہر شخص اس امر کا محتاج ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو، اور وہ اطمینان کے ساتھ اس دنیا سے جاوے۔ جب اس امر کی ضرورت ہے تو یہ شرط کیسی بیہودہ اور فضول ہے کہ وہ کام ہو یا اس قدر آمدنی ہو تو بیعت کروں گا۔ ضرورت جو ہر وقت مدنظر ہونی چاہیئے وہ تو حسن انجام کی ضرورت ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۴۰۹، ۴۱۰)

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

(۱) نئے رپورٹ فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی مجلس کو نہ ملے ہوں تو دفتر کو اطلاع دیں تاکہ دوبارہ بھجوائے جا سکیں۔

(۲) ماہوار رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ بھجوائیے۔

(۳) اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ مرکزی ہدایات کی تعمیل ہو رہی ہے یا نہیں۔

(قائد عمومی)

اعلان تعطیل

مجلس مشاورت کی تعطیلات کے سلسلے میں دفتر الفضل میں ایک دن یعنی ۵ اپریل کو تعطیل ہوگی جس کی وجہ سے ۶ اپریل کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

احمدی ڈاکٹر خدمت اسلام کیلئے اپنے آپکو پیش کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ مارچ ۱۹۷۳ء میں فرمایا :۔

"پس اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ اس واسطے پاکستانی احمدی ڈاکٹروں اور اُن پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں ان کو میں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو اسلام کی خدمت کیلئے پیش کریں۔ . . . بہتر ہوگا کہ ڈاکٹر فزیشن سرجن ہوں یعنی نسخے لکھنے کے علاوہ اپریشن کرنا بھی جانتے ہوں۔ جو خالی فزیشن ہوں یا خالی سرجن ہوں وہ بھی اپنے نام پیش کر دیں پھر ان کو حسب حالات اور ضرورت باہر بھجوانے کا انتظام کیا جائے گا۔"

احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے کوائف مع تین فوٹو، و ڈگری کی فوٹو سٹیٹ نقول فوراً ہمیں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر :۔ مسعود احمد / پرنٹر :۔ سید عبدالحی / مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ / مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ ماہ شہادت ۱۳۵۲ھش

بیعت کی غرض اور قیام جماعت کا اصل مقصد

اللہ تعالیٰ نے جب چودھویں صدی کے سر پر اسلام کو از سرِ نو دُنیا میں سربلند اور غالب کرنے کی غرض سے اپنے وعدہ کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دُنیا میں ایک عظیم الشان مامور کی حیثیت سے مبعوث فرمایا تو آپ نے اللہ تعالیٰ کے اذن کے ماتحت ۲۳ر مارچ ۱۸۸۹ء کو سلسلۂ بیعت کا آغاز فرما کر متقی اور پاکباز انسانوں کی ایک جماعت قائم فرمائی جنہوں نے اسلامی کاموں کو انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کا عہد باندھا۔ اس سلسلہ میں آپؑ نے بیعت کی جو غرض بیان فرمائی اور قیامِ جماعت کے جس مقصد کو بالوضاحت ذہن نشین کرایا اُس غرض اور اُس مقصد کو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے کامیاب ہونے کے ضمن میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اگر ہم اس آسمانی مہم میں حصہ دار بننا چاہتے ہیں تو ہمارے لئے بیعت کی غرض اور قیامِ جماعت کے مقصد کو بہر طور پورا کرنا ضروری ہے۔ یہ غرض اور یہ مقصد دراصل دو بنیادی اوصاف کے آئینہ دار ہیں اور یہ امر از بس ضروری اور ناگزیر ہے کہ ہر فرد جماعت ان ہر دو اوصاف سے پوری طرح متصف ہو۔ فی الوقت ان دو بنیادی اوصاف پر روشنی ڈالنا اور ان کی اہمیت واضح کرنا ہمارے مدّنظر ہے۔

ان دو اوصاف میں سے پہلا وصف محبتِ الٰہی ہے اور دوسرا وصف ہمدردیٔ نوعِ انسان۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت کی غرض ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ تا ہر بیعت کنندہ آپ سے تعلق پکڑنے کے بعد آپ کی قوتِ قدسیہ کے ماتحت محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہو۔ اسی طرح قیامِ جماعت کا مقصد آپؑ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ جملہ بیعت کنندگان میں ہمدردیٔ نوعِ انسان کا جذبہ اس حد تک ترقی کرے کہ وہ ان کی خیر خواہی اور فلاح و بہبود کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جہاں تک بیعت کی غرض کا تعلق ہے حضور علیہ السلام نے اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:-

"بیعت سے یہ غرض ہے کہ بیعت کرنے والا اپنے نفس کو مع اس کے تمام لوازم کے ایک رہبر کے ہاتھ میں اس غرض سے بیچے کہ تا اس کے عوض میں وہ معارفِ حقّہ اور برکاتِ کاملہ حاصل کرے جو موجبِ معرفت اور نجات اور رضامندی باری تعالیٰ ہوں۔ اس سے ظاہر ہے کہ بیعت سے صرف توبہ منظور نہیں کیونکہ ایسی توبہ تو انسان بطور خود بھی کر سکتا ہے بلکہ وہ معارف اور برکات اور نشان مقصود ہیں جو حقیقی توبہ کی طرف کھینچتے ہیں۔ بیعت سے **اصل مدعا** یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دے کر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جس سے **ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے** اور **خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو** اور اسی طرح دنیوی جہنم سے رہا ہو کر آخرت کے دوزخ سے مخلصی نصیب ہو اور دنیوی نابینائی سے شفا پا کر آخرت کی نابینائی سے بھی امن حاصل ہو۔"
(ضرورۃ الامام ص۲۷)

بیعت کی یہ غرض محبتِ الٰہی کے وصف پر دلالت کرتی ہے اور یہ وصف انسان میں پیدا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مامور من اللہ اور اُس کے خلفاء کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے ان سے محبت و عقیدت کا رشتہ استوار نہ کرے اور اس طرح ان کی کامل اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر نہ رکھے اور ان سے وہ علوم اور معارف اور برکات حاصل نہ کرے جن سے اس کا ایمان قوی ہو معرفت بڑھے اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔ الغرض بیعت کی غرض محبتِ الٰہی ہے اور ہر بیعت کنندہ کا محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہونا ضروری ہے۔

اسی طرح جہاں تک قیامِ جماعت کے مقصد یعنی ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ سلسلۂ بیعت محض بمراد فراہمی طائفۂ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائجِ خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک اور مقدس خدمات میں جلد کام آ سکیں اور ایک کاہل اور بخیل اور بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے اور اس کے خوبصورت چہرہ کو فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشقِ زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمامتر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔"
(اشتہار ۴ر مارچ ۱۸۸۹ء)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ جہاں بیعت سے مراد یہ ہے کہ بیعت کنندہ مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کی قوتِ قدسی سے فیضیاب ہو کر بالکل پاک اور صاف اور کھرا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی کامل عبودیت اختیار کر کے محبتِ الٰہی میں ترقی کرے وہاں جملہ بیعت کنندگان کو باقاعدہ ایک جماعت کی شکل میں منظم کرنے سے غرض یہ ہے کہ بیعت کنندگان محبتِ الٰہی کے ساتھ ساتھ ہمدردیٔ بندگانِ خدا میں اس حد تک ترقی کریں کہ وہ صرف اپنی نجات پر ہی اکتفا کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے پاک نمونے اور خدمت و اصلاحِ خلق کی اجتماعی جد و جہد کے ذریعہ کُل جہان کی نجات کا وسیلہ ٹھہریں۔ پس اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلی اور اصلاحِ خلق کی منظم جد و جہد علی الترتیب بیعت اور قیامِ جماعت کے اصل مقاصد ہیں۔ یہ مقاصد پورے نہیں ہو سکتے تاوقتیکہ ہم محبتِ الٰہی کی تڑپ اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کا جوش اپنے اندر پیدا نہ کریں۔ اس لحاظ سے محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا وہ دو بنیادی اوصاف ہیں جن سے متصف ہوئے بغیر نہ ہم بیعت کے اصل مقصد کو پورا کرنے کے قابل بن سکتے ہیں اور نہ جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض ہمارے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔

یہ انہی دو بنیادی اوصاف کی بدولت ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اطراف و جوانبِ عالم میں اسلام کو پھیلانے اور غالب کرنے کی گزشتہ نصف صدی سے زائد عرصہ سے غیر معمولی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے اور دنیا میں ایک عظیم روحانی انقلاب کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ ہمارا یہ ایک بنیادی فرض ہے کہ ہم بیعت کی غرض اور قیامِ جماعت کے اصل مقصد کو پورا کرتے ہوئے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اوصاف سے متصف کرتے چلے جائیں تا ہمیں جانی اور مالی قربانیوں کے ذریعہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرنے کی توفیق ملتی چلی جائے یہاں تک کہ اسلام پوری دُنیا میں غالب آ جائے۔ اسلام کا دنیا میں غالب آنا ہمارے محبتِ الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے اوصاف سے متصف رہنے اور ہماری نسلوں کے ان اوصاف سے متصف ہوتے چلے جانے پر موقوف ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی ....

(سورۃ اعلیٰ آیت ۱۵ تا ۱۸)

وہ انساں خوش نصیب و کامراں ہے
جو پاکیزہ خیال و پاک جاں ہے
خدا کا نام ہے جس کی زباں پر
جو اُس کے سامنے سجدہ کناں ہے
مگر تم کو پسند آتی ہے دُنیا
یہ دُنیا جو متاعِ رائگاں ہے
جہانِ آخرت خوشتر ہے اس سے
حیات اُس کی حیاتِ جاوداں ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریعتِ اسلامیہ میں
نکاح و طلاق کے شرائط و ضوابط

محترم مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری

نکاح اسلام میں ایک پاکیزہ معاہدہ ہے عصمت و عفت کے تحفظ کے لئے ایک محفوظ قلعہ اور حصن حصین ہے جس سے اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کی تکمیل وابستہ ہے۔ متاہل ہونے کے بعد جس طرح فرد واحد متعدد افراد کی صورت میں خاندان اور قبائل کی تخلیق کا باعث بن کر حیات قومی کے سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔ اسی طرح شخصیت واحدہ کے اعمال صالحہ جو حیات شخصی کے محدود دائرہ میں محدود ہو کر ایک جیسی حدود میں رہتے ہوئے اس کی وفات پر ختم ہو جانے والے ہوتے ہیں لیکن جب وہ صاحب اولاد ہو جاتے ہیں تو اولاد صالح کے اعمال و نوامیس حیات الباقیات الصالحات کی ایک لمبی زنجیر بن کر خلود کا رنگ اختیار کر لیتے ہیں اور ان اعمال کے ثمرات حسنہ مورث اعلیٰ کے اعمال نامے میں بھی جگہ پاتے ہیں اس لحاظ سے صنف نازک کو مردوں کے لئے حرث کہا گیا ہے جیسے فرمایا نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ (تمہاری بیویاں تمہارے لئے ایک قسم کی کھیتی ہیں) یہ حرث صرف جسمانی نسل کی تخلیق ہی نہیں بلکہ روحانی سلسلہ اعمال و اخلاق کی تخلیق و تکمیل کا باعث بھی بنتی ہے اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنہ ماؤں کو مستحق بشارت دی ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لئے جنت تیار کرنے والی ہیں فرمایا:

الجنۃ تحت اقدام الامھات

(جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے)

شرائط نکاح

اس لئے اسلامی شریعت غراء میں نکاح کے لئے کئی ایک شرائط و ضوابط مقرر فرمائے گئے ہیں تا نسل انسانی کے شجرۂ طیبہ کو شیطانی آلائشوں اور اخلاق فحشاء و منکرات سے پاک و صاف رکھا جا سکے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل شرائط ملاحظہ ہوں۔

۱۔ ناکح و منکوحہ شرک سے پاک ہوں

فرمایا: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَأَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتّٰى يُؤْمِنُوا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ أُولٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ (بقرہ آیت ۲۲۲)

تم مشرک عورتوں سے جب تک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو اور ایک مومن لونڈی ایک مشرک عورت سے خواہ وہ تمہیں کتنی ہی پسند ہو یقیناً بہتر ہے اور مشرکوں سے جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں مسلمان عورتیں مت بیاہو اور ایک مومن غلام ایک مشرک آزاد سے بھی خواہ وہ تمہیں کتنا ہی پسند ہو یقیناً بہتر ہے۔ یہ لوگ تو آگ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم کے ذریعہ سے جنت اور مغفرت کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کے لئے اپنی مغفرت کی علامات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

۲۔ ہر دو زنا ایسے مخرب اخلاق اور حیا کش فحشاء سے پاک ہوں۔ فرمایا الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (النور ۴)

اور ایک زانی زانیہ یا مشرکہ کے سوا کسی سے نکاح نہیں کرتا اور زانیہ زانی یا مشرک کے سوا کسی سے نکاح کرتی ہے اور مومنوں پر یہ بات حرام کی گئی ہے

۳۔ نکاح محرمات سے نہ ہو فرمایا تم ان عورتوں میں سے جن سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح کیا ہو کبھی نکاح نہ کرو۔ مگر جو پہلے گزر گیا سو گزر گیا۔ یہ فعل یقیناً گندہ اور غصہ دلانے والا تھا اور یہ بہت بری رسم تھا۔ تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور تمہاری رضاعی مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہو اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری ساسیں اور تمہاری سوتیلی لڑکیاں جو تمہاری ان بیویوں سے ہوں جن سے تم خلوت کر چکے ہو اور وہ تمہارے گھروں میں پلتی ہوں تم پر حرام کی گئی ہیں لیکن اگر تم نے ان ماؤں سے خلوت نہ کی ہو تو ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہوں تم پر حرام ہیں اور یہ بھی کہ تم دو بہنوں کو اپنے نکاح میں جمع کرو۔ (النساء آیات ۲۳، ۲۴)

۴۔ نکاح ابدی ہو محض شہوت رانی کی غرض سے وقتی و متعہ نہ ہو فرمایا۔ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ تم شادی کرنے والے ہو۔ زنا کرنے والے نہ ہو۔

۵۔ نکاح زوجین کی رضا و رغبت سے ہو جیسا کہ فرمایا۔ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ (النساء ۴)

تم ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ (بقرہ ۲۳۳) تم مطلقہ عورتوں کو عدت پوری کر لینے کے بعد اپنے خاوندوں سے نکاح کرنے سے مت روکو اگر وہ نیک طریق پر باہم رضامند ہو جائیں۔

۶۔ مرد نفقہ وغیرہ کی طاقت رکھتا ہو فرمایا۔ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِينَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ (النور ۳۴)

اور چاہئے کہ وہ لوگ جن کو نکاح کی توفیق نہیں پاکیزگی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ ان کو اپنے فضل سے غنی بنا دے۔

۷۔ بوقت نکاح کم از کم دو عادل شاہد موجود ہوں جیسا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ (مسند احمد) نکاح ولی اور دو گواہوں کے بغیر نہیں ہوتا۔

۸۔ نکاح ایسی شہرت کے ساتھ ہو کہ کسی کو بدکاری کا وہم و گمان بھی نہ ہو سکے جیسا کہ فرمایا۔ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ نیز فرمایا۔ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ (النساء) اسی بناء پر حدیث میں بھی ارشاد ہوا أَعْلِنُوا النِّكَاحَ بِالدُّفِّ دف کے ساتھ نکاح کا اعلان کرو۔

۹۔ نکاح میں مہر مقرر کیا جائے جیسا کہ فرمایا۔ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم (النساء ۲۵) تم عورتوں کو اپنے مالوں کے ذریعہ طلب کرو۔ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔۔۔ (النساء ۲۶) تم انہیں ان کے مہر دستور کے مطابق ادا کرو۔

۱۰۔ نکاح ولی کے بغیر نہ ہو فرمایا فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ (نساء) تم ان سے ان کے مالکوں کے اذن سے نکاح کرو اسی کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ نکاح ولی کے بغیر نہیں ہوتا نیز فرمایا۔ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ (بخاری) جو عورت اپنے ولی کے بغیر نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے۔

۱۱۔ عورت معتدہ نہ ہو یعنی وہ مطلقہ یا بیوہ ہونے یا پہلے خاوند کی وفات کی وجہ سے عدت نہ گزار رہی ہو فرمایا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ (البقرہ ۲۳۶) تم ان سے اس وقت تک نکاح باندھنے کا پختہ ارادہ نہ کرو جب تک عدت کا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ جائے۔

۱۲۔ اگر عورت تازہ ایمان لائی ہو یا اپنے وطن کو چھوڑ کر آئی ہو تو اس کے ایمان اور اخلاص کا امتحان ہو فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ (الممتحنہ) اے مومنو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کو اچھی طرح آزما لیا کرو۔

۱۳۔ غیر مسلم اہل کتاب سے بھی نکاح جائز ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ پاکدامن اور شریف الطبع ہوں۔ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ (المائدہ ۲) تمہارے لئے پاکدامن اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴۔ نکاح کے معاملہ میں جہاں تک ہو سکے کفو اور جوڑ کا بھی خیال رکھا جائے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے تخیروا لنطفکم فانکحوا الاکفاء و انکحوا الیھم (سنن بیہقی) تم اپنی نسل کی خاطر پسندیدہ عورتیں منتخب کرو اور ہم کفو سے نکاح کرو۔ لا تنکحوا النساء الا الاکفاء (الدار قطنی) یعنی ہم کفو سے اپنی عورتوں کا نکاح کرو۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے۔

لامنعن فروج ذوات الاحساب الا من الاکفاء (کتاب الآثار امام محمد) حسب و نسب کا خیال رکھنے والی عورتوں کو میں ہدایت دوں گا کہ وہ اپنے ہم کفو سے نکاح کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"قرآن شریف سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ بیاہ اور نکاح میں قومیں اپنے قبائل اور ہم مرتبہ اشخاص اور کفو کا خیال کر لیا کریں تو بہتر ہے تا اولاد کے لئے کسی داغ اور تحقیر اور ہنسی کی جگہ نہ ہو۔ لیکن اس خیال کو حد سے زیادہ نہیں کھینچنا چاہیئے۔ قوموں کی تفریق پر خدائی کلام نے زور نہیں دیا۔ صرف ایک آیت سے کفو اور حسب نسب کے لحاظ کا استنباط ہوتا ہے"

(تریاق القلوب طبع اول ص۶۶)

۱۵۔ نکاح کے پاک معاملہ میں قومی اور ملی مصالح کو بھی زیر نظر رکھنا چاہیئے مثلاً ایک ایسی عورت ہے۔ جو ذاتی طور پر تو شریف اور پاک دامن ہے مگر اس کے نکاح میں لانے سے عامۃ المسلمین کے جذبات بھڑکتے ہیں اور معاشرہ ملیہ میں اس سے کوئی فساد پیدا ہوتا ہے تو اس سے بچنا چاہیئے روایات میں ہے کہ حضرت حذیفہؓ نے ایک یہودیہ عورت سے شادی کر لی تو حضرت عمرؓ نے انہیں اس سے منع کیا اور طلاق کا حکم دیا۔ چنانچہ شقیق روایت کرتے ہیں کہ

تزوج حذیفۃ یھودیۃ فکتب الیہ عمر رضی اللہ عنہ ان خل سبیلھا فکتب الیہ ان کانت حراما خلیت سبیلھا فکتب الیہ انی لا ازعمھا حراما ولکنی اخاف ان تعاطوا المومنات منھن (ازالۃ الخفاء)

حضرت حذیفہؓ نے ایک یہودی عورت سے شادی کی تو حضرت عمرؓ نے انہیں لکھا کہ اس کو طلاق دے دو انہوں نے جواب دیا اگر یہ نکاح جائز نہیں تو میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں حضرت عمرؓ نے فرمایا میں ایسا خیال نہیں کرتا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ مومن عورتیں اس سے نفرت کا اظہار نہ کریں چونکہ نکاح عفت و عصمت کی حفاظت اور جذبات ایمان و اخلاق کی تکمیل کے لئے ہوتا ہے اسلئے جب کوئی عورت ان دینی مقاصد میں حارج ہونے لگے یا اخلاقی معیار پہ پوری نہ اتر سکے تو ایمانی غیرت کے تقاضے کو پورا کرنے کی خاطر مرد عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ مگر چونکہ عورت ہمارے عائلی نظام کا ایک بڑا کار آمد حصہ ہے اسلئے یہ نہیں ہو سکتا کہ مرد جس طرح چاہے اسے اپنی مرضی سے نکال دے۔ بلکہ اس کے لئے بھی اسلام نے قواعد و ضوابط منضبط فرمائے ہیں۔

واضح ہو کہ اسلام کا عالمگیر امن کا نظام ہے جو حتی الوسع تمام قوموں کو اپنی رحمت و رأفت کے سایہ میں پناہ دیتا ہے۔ مگر جب بعض شریر عناصر نظام امن میں مخل ہونے لگیں اور معاشرہ امن کو فساد کی صورت میں تبدیل کرنے کی کوشش میں ہوں تو ان کی حفاظت کی ذمہ داری سے اسلام دستکش ہو کر ان سے برأت کا اعلان کرتا ہے چنانچہ سورۃ طلاق اور سورۃ توبہ دونوں میں یہ اسلام کے نظام امن کو برقرار رکھنے کی خاطر چند ایک اصول پیش کئے گئے ہیں۔ سورۃ طلاق میں نظام عائلی کی اصلاح کے قوانین پیش کئے گئے ہیں اور سورۃ توبہ میں نظام ملکی اور اتحاد ملل و اقوام کے اصول کا بیان ہے

شرائط و ضوابط طلاق

طلاق کے متعلق شریعت اسلامیہ میں مندرجہ ذیل ضوابط مقرر کئے گئے ہیں۔

۱۔ طلاق ایسے وقت میں دی جاوے کہ عورت عدت گذار سکے یعنی طہر میں میں دی جاوے۔ فرمایا:۔

یایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن واحصوا العدۃ۔ (طلاق آیت ۲)

اے نبیؐ (اور اسکے ماننے والو) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دو تو ان کو مقررہ وقت کے مطابق طلاق دو اور طلاق کے بعد وقت کا اندازہ رکھو واحصوا العدۃ کے فقرہ میں احصاء کا حکم مردوں کو دیا عورتوں کو حکم نہیں دیا۔ عورتوں کو حکم ہوتا تو احصین العدۃ ہوتا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ عدت کے ایام گذارنے تک جو فرائض مردوں کے عائد ہوتے ہیں ان کا خاص خیال رکھا جاوے

۲۔ طلاق غصہ میں نہ دی جائے یعنی کسی نفسانی جذبہ کے ماتحت نہ ہو بلکہ تقوی اللہ کو مدنظر رکھ کر دی جائے چنانچہ فرمایا واتقوا اللہ ربکم (طلاق ۲) تم اللہ کا جو تمہارا رب ہے تقویٰ اختیار کرو

۳۔ طلاق کے بعد عورت کو گھر سے نہ نکالا جائے اور نہ ہی عورتیں خود نکل جائیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بعد میں اصلاح کی کوئی صورت پیدا ہو سکے چنانچہ فرمایا۔

لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ (طلاق) ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ خود نکلیں سوائے اسکے کہ وہ ایک کھلے گناہ کی مرتکب ہوں۔

۴۔ طلاق سے رجوع کر کے عورت کو اگر رکھنا ہو تو دستور کے مطابق اسے رکھو ایسا نہ ہو کہ اسے نقصان پہنچانے کی خاطر روک رکھو تاکہ عدت گذرنے پر کسی دوسری جگہ عورت نکاح نہ کرنے پائے فرمایا۔ فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف (طلاق ۳) جب عورتیں عدت کی آخری مدت کو پہنچ جائیں تو اگر اگر تم انہیں رکھنا چاہو تو انہیں مناسب طریق پر روک لو۔

۵۔ عدت گذرنے کے بعد جب تم انہیں فارغ کرو تو اسلامی دستور کے مطابق انہیں فارغ کرو حق مہر اگر نہ دیا ہو۔ تو دے دو۔ اگر مہر مقرر نہ کیا ہو تو اخلاقی معیار کے مطابق اسے کپڑے وغیرہ دے کر معروف طریق سے فارغ کرو۔ جیسا کہ فرمایا او فارقوھن بمعروف (طلاق ۳) یا تم انہیں مناسب طریق پر فارغ کر دو۔

۶۔ طلاق پر دو عادل گواہ ٹھہرا لو اسی طرح رجوع پر بھی جیسا کہ فرمایا واشھدوا ذوی عدل منکم (طلاق ۳) تم اپنے میں سے دو منصف گواہ مقرر کر لو۔

۷۔ اگر طلاق کے بارہ میں کہیں جھگڑا پڑ جائے تو سچی شہادت حقانی طریقہ جان کر صحیح طور پر ادا کرو۔ جنبہ داری یا رجوع سے کام نہ لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واقیموا الشھادۃ للہ (طلاق ۳)

تم خدا کے لئے سچی گواہی دو۔

۸۔ عدت گذرنے کے لئے مطلقہ کو جو سکنی رہائش گاہ دو وہ ویسی ہی ہو جس میں وہ پہلے رہتی تھی یا ایسی ہو جو تمہاری شان کے شایان ہو جس میں تم اسے قبل از طلاق زوجیت کی صورت میں رکھنا گوارا کر سکتے تھے ایسا نہ ہو کہ طلاق کے بعد اسے کوٹھی سے نکال کر نوکروں کے کمروں میں جگہ دی جائے اور اس طرح سے ذلیل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم (طلاق ۷)

تم مطلقہ عورتوں کو وہیں رکھو۔ جہاں تم اپنی طاقت کے مطابق رہتے ہو۔

۹ ایام عدت کے دوران مطلقہ عورت کو کسی قسم کی ذہنی تکلیف نہ ہو اور اگر ایسی بات طعن و تشنیع والی نہ کرو جس سے تمہارا مقصد اسے تنگ کر کے اپنی بات منوانا ہو۔ فرمایا:۔

ولا تضاروھن لتضیقوا علیھن (طلاق ۷)۔ تم ان کو کسی قسم کا ضرر نہ دو۔ اس لئے کہ ان کو تنگ کرو۔

۱۰۔ اگر مطلقہ حاملہ ہو تو وضع حمل تک کا خرچ نان نفقہ تمہارے ذمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وان کن اولات حمل فانفقوا علیھن حتی یضعن حملھن (طلاق ۷)

اگر وہ حمل والی ہوں۔ تو اس وقت تک ان پر خرچ کرو۔ جب تک وضع حمل ہو جائے

۱۱۔ وضع حمل کے بعد اگر عورت بچہ کو مدت رضاعت تک دودھ پلانے کے لئے رہنا گوارا کر لے۔ تو اس کا اور اس بچے کا تمہارے ذمہ فرض ہے اور اس حق الخدمت اور معاوضہ کی مقدار زمانہ کے دستور کے مطابق آپس میں مشورہ سے طے کر لی جائے۔ فرمایا فان ارضعن لکم فاتوھن اجورھن (طلاق ۷)۔ اگر وہ تمہارے بچوں کو دودھ پلائیں تو ان کو معقول اجرت دو اور اسی

م کا فیصلہ حسب دستور باہمی مشورہ سے کر دیا کرو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ نصرت ربوہ میں

مباحثہ ــــ مذاکرہ ــــ اور مشاعرہ

۲۱، ۲۲، ۲۴ اور ۲۵ فروری ۷۳ء کو جامعہ نصرت ربوہ میں سالانہ مباحثہ مذاکرہ مشاعرہ اور مقابلہ حسن قرأت منعقد ہوئے۔ جن میں جامعہ نصرت ربوہ کے علاوہ کئی اور کالج بھی شریک ہوئے۔

انگریزی مباحثہ میں اول روبینہ قریشی گورنمنٹ کالج راولپنڈی قرار پائیں اور محمودۃ الزہراء گورنمنٹ راولپنڈی دوم اور شمسہ ولی محمد اپوا کالج لاہور سوم رہیں۔ ٹرافی گورنمنٹ کالج راولپنڈی کو ملی۔

اردو مباحثہ کا عنوان "جذبہ عقل سے قوی ہے" تھا۔ اس میں خالدہ ادیب خانم گورنمنٹ کالج راولپنڈی اول۔ رخسانہ نثار گورنمنٹ کالج لائل پور دوم اور فرحت افزاء گورنمنٹ کالج ملتان سوم رہیں۔ ٹرافی گورنمنٹ راولپنڈی کو ملی

مشاعرہ میں غزالہ نوریں طلعت گورنمنٹ کالج راولپنڈی شاہین ریہ گورنمنٹ کالج سرگودھا اور راالعبٹ گورنمنٹ کالج سیالکوٹ علی الترتیب اول دوم اور سوم قرار پائیں۔ نظم کشفی گورنمنٹ کالج راولپنڈی اول قرار دی گئیں۔ اسماء الحق گورنمنٹ کالج لائل پور دوم اور راشدہ گورنمنٹ کالج سرگودھا سوم رہیں۔ ٹرافی گورنمنٹ کالج راولپنڈی کو ملی۔

مذاکرہ میں فاخرہ شاہین گورنمنٹ کالج سیالکوٹ اول شاہینہ حق اسلامیہ کالج لائل پور دوم نبیلہ گورنمنٹ کالج راولپنڈی سوم۔ اور اسماء الحق اسلامیہ کالج لائل پور انعام حوصلہ افزائی کی حقدار قرار پائیں۔ ٹرافی اسلامیہ کالج لائل پور کو ملی۔

مقابلہ حسن قرأت میں امۃ اللہ نگہت اسلامیہ کالج لائل پور اول رہیں۔ اور رضیہ گیلانی اسلامیہ کالج لائل پور اور شمیم عزیز گورنمنٹ کالج ملتان کو علی الترتیب دوم اور سوم قرار دیا گیا۔

مقابلوں کے اختتام پر حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ڈائریکٹرس جامعہ نصرت نے انعام تقسیم فرمائے۔

(پرنسپل)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ماہانہ بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ مارچ (امان) ختم ہو گیا ہے۔ قائدین فوری طور پر اس ماہ کی رپورٹ۔ نیز ایسی مجالس جنہوں نے ماہ نومبر تا ماہ مارچ (نبوت۔ تبلیغ) کی رپورٹیں نہیں بھجوائیں۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ یہ رپورٹیں جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔

قائدین خدام الاحمدیہ کیلئے ضروری اعلان

"سال رواں کا پانچواں ماہ گذر رہا ہے۔ ہر قائد مجلس کو جائزہ لینا چاہیئے کہ کیا ان کی وصولی تدریجی بجٹ کے مطابق مرکز میں پہنچ رہی ہے۔ اگر کچھ کمی ہے تو اب وقت ہے کہ اس کمی کو پورا کر دیں"

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بزم حسن بیان اور بزم انصار سلطان القلم

شعبہ تعلیم مرکزیہ کی طرف سے تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ایک سرکلر لیٹر بزم حسن بیان اور بزم انصار سلطان القلم کے قیام اور شعبہ جات میں اپنی مساعی کو تیز تر کرنے کیلئے ارسال کیا جا چکا ہے۔ تمام قائدین سے درخواست ہے۔ کہ اپنی کارروائی سے مجلس مرکزیہ کو جلد مطلع فرما دیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تربیتی جلسے

ضلع گوجرانوالہ کی مندرجہ ذیل جماعتوں میں ان کے سامنے دی گئی تاریخوں میں تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں خاکسار نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ مدرسہ چٹھہ میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب خادم مربی مقامی نے بھی خطاب کیا۔ ان جلسوں میں مقامی جماعتوں کے احمدی مرد و زن کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے اور تقاریر سے استفادہ کیا۔

حسبہ خانکی ۱۳ جنوری۔ ڈاہرانوالی ۲۴ جنوری۔ مدرسہ چٹھہ ۱۲ فروری۔ سلہوکے ۱۴ فروری۔ حلقہ سول لائنز گوجرانوالہ شہر ۱۸ فروری، ۶ مارچ۔ حلقہ سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ شہر ۵ مارچ۔ مانگٹ اونچے ۲۰ فروری۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہتر نتائج مرتب کرے۔ آمین۔ (رشید احمد علی مربی سلسلہ ضلع گوجرانوالہ)

ڈرائیور کی ضرورت

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک ڈرائیور کی اسامی کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ خواہش مند حضرات پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے درخواستیں فوری طور پر بھجوائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

اعلان دار القضاء

مکرم مرزا محمد انیس صاحب ۱۸/۳ محمد نگر لاہور نے درخواست دی کہ میری ہمشیرہ محترمہ استانی نواب بی بی صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالعزیز صاحب مرحوم وفات پا چکی ہیں۔ مرحومہ کے نام قطعہ ۱۱/۹ واقعہ محلہ دار النصر الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور بالا مرحومہ کی وصیت کے مطابق ان کی بھانجی امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ سردار محمد ادریس صاحب ساکن 367 D گلبرگ نمبر ۲ لاہور کے نام منتقل کر دیا جائے اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء۔

پتہ مطلوب ہے

خاکسار کے پاس نقدی کی صورت میں مکرم مستری فتح محمد صاحب چابی میکر کی امانت ہے جو ان تک پہنچانی مقصود ہے مستری صاحب چند دن مٹھی ضلع تھرپارکر سندھ رہے اور حیدرآباد کی طرف چلے گئے تھے۔ اگر وہ اس اشتہار کو پڑھیں یا ان کا کوئی دوست یا عزیز پڑھے تو خاکسار کو چٹھی کے ذریعہ مطلع کریں ممنون ہوں گا۔ رشید احمد بھٹی معلم وقف جدید بمقام و ڈاکخانہ خاص بستہ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

ہمارے دفتر میں

ایک سٹینو ٹائپسٹ اور ڈرائیور کی ضرورت ہے

خواہش مند اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر حلقہ کی معرفت مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً ارسال کر دیں

محمود موٹرز

کلکتہ ہاؤس۔ کچہری روڈ سرگودھا

ھوالشافی

جانوروں کے اپھارہ کا موسم زوروں پر ہے

اپھارہ اکسیر

کاشتکار ہر زمیندار کے پاس ہونا ضروری ہے بفضلہ تعالیٰ ایک پیکٹ سے اپھارہ غائب۔ فی پیکٹ ۱/- درجن ۸/-

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی ربوہ فون ۶۰۶

ولادت

۱۱ مارچ کو اللہ تعالیٰ نے مجھے چھٹا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نام لطیف احمد تجویز کیا گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

عبد الغنی سیکرٹری تعلیم ضلع سیالکوٹ

ھوالشافی

امرت بوٹی

امرت بوٹی ہر قسم کی جسمانی۔ اعصابی کمزوری کو دور کر دیتی ہے کچھ عرصہ تک استعمال کرنے سے اعضائے رئیسہ مضبوط ہو جاتے ہیں۔ قیمتہ ۶۰ گولی ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔ اسٹاکسٹ

مرزا عبدالرؤف صاحب دار الفضل میڈیکل ہال کیمسٹ ربوہ

اقبال برادرز گولبازار ربوہ

شاہ نور فارمیسی اسٹاکسٹ نیو سندھ

اعلان نکاح

۲۵ مارچ کو مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ نے میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد یوسف کا نکاح عزیزہ نثار بیگم بنت چوہدری نبی بخش صاحب باجوہ سکنہ چھانی مہر پال ضلع سیالکوٹ سے مبلغ اڑھائی ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بہت ہی زیادہ خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(عبد الغنی سیکرٹری مال نگران ضلع سیالکوٹ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے رُوح پرور ارشادات

احباب ربوہ کے وقارِ عمل پر اظہارِ خوشنودی

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

ربوہ ۳۱ رامان ۔ آج صبح سوا آٹھ بجے ایوان محمود میں جماعت احمدیہ کی ۵۴ ویں مجلس مشاورت کے دوسرے دن کا پہلا اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضور ہال میں تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا۔

کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل نے کی اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت اجتماعی دُعا فرمائی ۔ اس اجلاس میں محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور کو صدارت کے فرائض میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا فخر حاصل ہوا۔

رپورٹ فضل عمر فاؤنڈیشن

دُعا کے بعد حضور کے ارشاد پر بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد شمیم صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے فاؤنڈیشن کی کارگزاری کی رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ فاؤنڈیشن نے ۲٫۵۳٫۸۳۰/- روپے کی لاگت سے لائبریری کی جو عمارت تعمیر کر کے صدر انجمن کے سپرد کی تھی اس کے علاوہ امسال فاؤنڈیشن نے ۶۱۲۹۹/- روپے کی مالیت کا مزید فرنیچر مہیا کیا ہے۔ ہر سال اس ادارہ کے تحت علمی تصانیف کا انعامی مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ سیکرٹری صاحب نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۱ء کے انعامی مقابلہ جات کے مستحق انعام مصنفین کو اپنے دست مبارک سے ایک ایک ہزار روپیہ کے انعامات عطا فرمائیں۔ چنانچہ مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم شیخ عبد القادر صاحب محقق لاہور کو حضور نے اپنے دست مبارک سے انعامات عطا فرمائے۔

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری چونکہ موجود نہ تھے اس لئے ان کی نیابت میں حضور نے مکرم رانا محمد خان صاحب کو انکا انعام عطا فرمایا۔

مکرم قریشی محمد اسد اللہ صاحب کو دو انعام دیئے گئے کیونکہ وہ دو سال انعام کے مستحق قرار پائے تھے ۔ ان سب احباب کو یہ اعزاز مبارک ہو۔

رپورٹ تعمیل فیصلہ جات سال گذشتہ

اس کے بعد حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اور محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف نے اپنی اپنی نظارتوں سے متعلق تعمیل فیصلہ جات کی رپورٹ پڑھ کر سنائی ۔ ناظر اصلاح و ارشاد نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کے لئے مجوزہ سٹیڈیم کی تعمیر کے بارہ میں چار افراد کی ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو اس سلسلہ میں اقدام کرے گی۔ حضور نے اس ضمن میں فرمایا کہ سٹیڈیم جو ہمارے زیر غور ہے اس میں تین لاکھ نشستوں کا انتظام کیا جائے گا۔ اس کے لئے جس قدر زمین مطلوب ہے ربوہ میں اتنا وسیع قطعہ اس وقت خالی موجود نہیں ہے۔ اس کے لئے زمین خریدی جائے گی۔ حضور نے فرمایا سٹیڈیم کے لئے ہم نے معلومات منگوائی ہیں۔ چین میں جو نیشنل سٹیڈیم ہے اس کی ۶۵ سیڑھیاں ہیں وہ بیٹھنے کے لئے کرسیاں نہیں بچھاتے۔ ہمارے سٹیڈیم میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ کرسیاں نہیں ہوں گی۔ جماعت احمدیہ کی سادہ زندگی کا مطالبہ بھی یہی ہے کہ کرسیاں نہ ہوں۔ کام کا ایک حصہ وقار عمل کے طریق پر کیا جائے گا۔ جماعت کی اصل دولت محنت ہے۔ محنت ہی شکل بدل کر دولت بنتی ہے۔ ماریشس اور مغربی اور مشرقی افریقہ میں بعض کام جماعت نے وقار عمل کے طریق پر کئے ہیں۔ کئی عمارات بنائی ہیں۔ بعض دفعہ کنکریٹ کی چھت ڈالنے کیلئے رات دن مل کر ۴۸ گھنٹے تک لگاتار کام کیا ہے۔ ہمیں بھی سٹیڈیم کیلئے جماعت کی محنت کا بڑا حصہ لینا پڑیگا۔

احباب ربوہ کے وقار عمل پر اظہار خوشنودی

حضور نے فرمایا۔ حال ہی میں اہالیان ربوہ نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ میرے دل سے ان کے لئے دعائیں نکلتی ہیں۔ آپ بھی ان کیلئے دعا کریں۔ تھوڑا عرصہ ہوا میں نے پریس کی عمارت کی بنیاد رکھی تھی۔ اس میں ایک تہہ خانہ بنانا تھا۔ انجنیئر نے تخمینہ دیا کہ ۴۲ ہزار مکعب فٹ زمین کھودنے پر دس ہزار روپیہ لگے گا۔ میں نے مقامی احباب کو خطبہ میں تحریک کی کہ وقار عمل کے ذریعہ یہ کام کیا جائے۔ چنانچہ اہل ربوہ نے بڑے جوش اور ولولہ سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا راتوں کو روشنی کا انتظام کر کے بھی انہوں نے کام [illegible] ۔ پرسوں کی رپورٹ ہے کہ نصف کام ہو چکا ہے۔ ۱۰ اپریل تک کام مکمل کرنے کا وقت میں نے مقرر کیا تھا۔ مشاورت کی وجہ سے تین روز کام نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ یہ کام جلد مکمل ہو جائے گا۔

اہل ربوہ نے اس طریق سے سلسلہ کا دس ہزار روپیہ بچا لیا ہے۔ ہم سب کا یہ عزم ہونا چاہیئے کہ جماعت کا ایک دھیلا کا نقصان بھی نہیں ہونے دیں گے اور جماعت کو ایک دھیلے کے فائدہ سے بھی محروم نہیں ہونے دیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نافع الناس وجود کی عمر میں برکت ڈالی جاتی ہے۔ اسی طرح محنت سے کام کرنا اور آخری عمر میں بھی کام کو نہ چھوڑنا اور مناسب حال ورزش کرنا اور کم کھانا صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ اس سے عمریں بھی بڑھتی ہیں۔ میں نے ایک مضمون میں پڑھا تھا کہ چین میں بیسیوں ایسے لوگ ہیں جو ایک سو دس اور ایک سو بیس سال کی عمر میں بھی عملی زندگی بسر کر رہے ہیں اور ہزاروں ایسے لوگ ہیں جو سو سال کی عمر میں بھی ACTIVE ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ بڑی عمر میں بھی کام کرتے ہیں۔ اور کام ترک نہیں کرتے۔ سرمایہ دار قومیں بوڑھی ہو جاتی ہیں لیکن ایک مسلمان بوڑھا نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کو کام کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنا یہ ہمارا کام ہے اور یہ ایک ایسا بوجھ ہے جو صحابہؓ کے سوا اور کسی قوم پر نہیں ڈالا گیا۔ اس لئے صحت والی لمبی زندگیوں کو بحال رکھنا ہمارا فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین سو سال تک اسلام دنیا میں غالب آجائے گا۔ اس لئے تین سو سال تک ہماری جماعت کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ جب تک اسلام کو پورے طور پر غلبہ حاصل نہیں ہو جاتا نئی نسل کی تربیت کے لئے تجربہ کار عمر کے آدمیوں کی ضرورت رہے گی۔ اس لئے جہاں تک ممکن ہے احباب جماعت کی صحتوں کو درست رکھنا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں کے ماتحت کوشش کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت ڈالے۔ (باقی)

خالی اسامیاں

چند ایک عارضی اسامیاں ECONOMIC - ECONOMIC کی INVESTIGATORS AFFAIRS DIVISION میں خالی ہیں۔ تعلیمی معیار و تجربہ حسب ذیل ہونا ضروری ہے۔

عمر ۲۱ تا ۳۰ سال۔ سیکنڈ کلاس ایم اے اکنامکس۔ سٹیٹسٹکس اینڈ کامرس۔ تنخواہ کا سکیل۔
300-20-400/E.B-25-525/E.B-25-650
روپے۔ درخواستیں ۸ اپریل ۱۹۷۳ء تک مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھیجی جائیں۔

ڈپٹی سیکرٹری ایڈمنسٹریشن ECONOMIC AFFAIRS DIVISION بلاک "C" پاکستان سیکرٹیریٹ اسلام آباد۔ (رپورٹ ۲.۴.۷۳)

(ناظر تعلیم)

انصار اللہ کا تربیتی اجتماع

مجالس انصار اللہ ضلع لائل پور کا تربیتی اجتماع انصار اللہ مورخہ ۸ اپریل کو چک ۶۹ گ ب گھسیٹ پورہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ تمام اراکین مجالس انصار اللہ سے اجتماع میں شمولیت کی درخواست ہے۔ (قائد عمومی)

درخواست دُعا

برادرم محمد اصغر نون صاحب نے لندن سے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ اُن کی پوتی بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت کاملہ عطا کرے۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد)